خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 23

Track - 1

63:00

25:00

"اولیاء اللہ کی نماز"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم... نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ... ربنا یقیمون
الصلوٰۃ و من ذریتنی ... ربنا و تقبل دعا... ربنا واغفرلی ولوالدین و المؤمنین و
یقومون الحساب۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم کا جب تذکرہ
فرمایاتو وہ دعا کا بھی قرآن میں تذکرہ آیا ہے۔ اور جب حضرت ابراہیم نے اللہ
تعالیٰ سے دعا کی کہ میری اولاد کو قائم الصلوٰۃ بنا۔ میری اولاد کو، میری نسل
کو ، میری امت کواپنی ذات سے تعلق قائم کرنے کی توفیق عطا فرما۔ نماز کے
بارے میں کسی بھی مسلک میں کسی بھی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔ ہر
آدمی اس بات کو جانتا ہے کہ نماز ایک ایسا عمل ہے جس سے کسی بھی طرح
رستگاری حاصل نہیں ہے۔ آدمی اگر کھڑے ہونے کی استطا عت نہیں رکھتا تو
بیٹھ کر نماز قائم کرے۔ بیٹھ کر استطاعت نہیں رکھتا تو لیٹ کر نماز قائم کرے۔
اور اگر معذوری کی وجہ سے وہ نہ بیٹھ سکتا ہے ، نہ کھڑا ہوسکتا ہے ،نہ لیٹ
سکتا ہے تو نماز کے ارکان آنکھ کے اشاروں سے پورے کئے جائیں۔ یعنی نماز ایک
ایسا عمل ہے کہ جس کو آپ کسی بھی حال میں چھوڑ نہیں سکتے۔ انتہا یہ ہے
کہ اگر نماز قضا ہوجائے اس کی قضا بھی آپ کو پوری کرنی ہوگی۔مثلاً آدمی
بیمار ہوجاتا ہے ، بیماری میں کومے میں چلا جاتا ہے ، اس کے ہوش حواس
درست نہیں رہتے ، شعوری طور پر وہ معطل ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت میں
بھی وہ جب صحت اللہ تعالیٰ اسے فرماتے ہیں تو وہ نماز کی قضا پوری کرنی
ہوتی ہے۔ سوچنا یہ ہے کہ اتنا ضروری عمل کہ جو بندے کسی بھی حالت میں
ترک نہیں کرسکتا اس کے پیچھے اللہ کی کیا حکمت ہے؟ جتنے پیغمبر علیہم
الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ان کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی
جاتی ہے ، ہر پیغمبر نے اپنی امت کو نماز کا حکم دیا۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام آخری نبی جب اس دنیا میں تشریف لائے انہوں نے بھی نماز کا حکم دیا۔
اس عمل کے پیچھے ایسی کیا حکمت ہے ، اس عمل میں ایسا کیا فائدہ اور نفع
ہے کہ جس عمل کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے کہ
لوگوں کو ہدایت کرو کہ وہ نماز قائم کریں۔ قرآن پاک کے معانی اور مفہوم پر
اگر غور کریں تو اس عمل کی افادیت اور اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ نماز کے بارے
میں دو سو کے قریب آیتیں قرآن پاک میں ہیں۔ ہر آیت میں ایک ہی بات کہی
گئی ہے کہ صلوٰۃ قائم کرو۔ کہیں بھی یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ صلوٰۃ

پڑھو، نماز پڑھو۔ ہر جگہ یہی صلوٰۃ قائم کرو۔ اقم الصلوٰۃ، اقم الصلوٰۃ، اقام
الصلوٰۃ۔ جہاں قرآن پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وہاں اللہ
تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے قرآن پڑھو۔ و رتلا قرآن ترتیلا... قرآن پڑھو، ٹھہر ٹھہر کر
پڑھو۔ اس کے معانی پر غور کرکے پڑھو۔ اس کا مفہوم تلاش کرو۔ اور جہاں
نماز کا تذکرہ ہے وہاںاللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ قائم کرو۔ روحانیت میں
صلوٰۃ کا ترجمہ حضور قلندر بابا اولیا واسطہ، ربط اور تعلق لیا ہے۔ صلوٰۃ کا
ترجمہ نماز کس طرح ہوگیا یہ الگ ایک بات ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم
کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ربط قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ربط قائم کب ہوسکتا ہے
جب بندے کو اللہ تعالیٰ کی کبریائی، اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کی
خالقیت کا علم ہو۔ اللہ تعالیٰ کی جو اپنی صفات ہیں، اللہ تعالیٰ کی جو اپنی
بزرگی ہے، اللہ تعالیٰ کا جو اپنا جمال ہے ، اس کا ہمیں کچھ نہ کچھ ادراک ہو۔
نماز کی ارکان پر جب غور کیا جاتا ہے تو شروعات وضو سے ہوتی ہے۔ جس
طرح کوئی بندہ کسی حاکم کے سامنے،بادشاہ کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ
پاکیزگی کا اہتمام کرتا ہے۔ نہاتا ہے۔ اچھے کپڑے پہنتا ہے، خوشبو لگاتا ہے۔
آداب مجلس کا خیال رکھتا ہے اور پھر وہ دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ اور اگر وہ
اس آداب مجلس کا خیال نہیں رکھتا تو بادشاہ کے جو دربان ہیں وہ اسے دربار
میں جانے نہیں دیتے۔ شادی بیاہ کی تقریبات ہوتی ہیں۔ اس میں بھی آدمی
غسل کرتا ہے۔ اچھے کپڑے پہنتا ہے ، خوشبو لگاتا ہے۔یعنی انسان کی ایک عادت
اور مزاج ہے کہ جب وہ کسی مخصوص ماحول میں جاتا ہے تو اہتمام کرتا ہے۔
زینت کا اہتمام کرتا ہے۔ پاکیزگی کا اہتمام کرتا ہے۔ جب کوئی بندہ نماز کے لئے
اپنے آپ کو تیار کرتا ہے تو چونکہ اس کے ذہن میں یہ ہے کہ اب اس وقت اللہ
تعالیٰ کے دربار میں حاضری ہے تو دربار میں حاضری کے لئے ضروری ہے کہ میرے
کپڑے بھی صاف ہوں۔ میرا جسم بھی صاف ہو۔ میرے منہ میں سے بدبو نہ آئے۔
تو وہ وضو کا اہتمام کرتا ہے۔وضو میں بھی اگر آپ غور و فکر کریں ۔ وضو میں
آپ ہاتھ دھوتے ہیں۔ تو جسم کا جو کھلا ہو ا حصہ ہے وہ ہاتھ ہے۔ اس میں
مٹی بھی پڑ سکتی ہے۔ مکھی بھی بیٹھ سکتی ہے۔ کہیں جگہ کسی جگہ ہاتھ
جب آپ لگاتے ہیں تو ہاتھ ناپاک بھی ہوسکتا ہے۔ تو سب سے پہلے آپ ہاتھ
دھوتے ہیں۔ ہاتھ دھونے کے بعد آپ کلّی کرتے ہیں۔ کلّی میں بھی وہی ہے آپنے
کھانا کھایا ہوا ہے تو منہ میں سے بدبو آرہی ہے یا نہیں کھایا ہوا ہے تو منہ میں
سے بدبو آرہی ہے۔ اگر آپ نے دانت صاف نہیں کئے ہیں تب بھی منہ میں سے
...۔ آپ نے دیکھا ہوگا بھبھکے آتے ہیں اور بڑی شدید قسم کی بدبو آتی ہے۔ ناک
کا بھی یہی ہے کہ ناک میں بھی میل کچیل ہوتاہے مٹی بھرجاتی ہے۔ پھر آپ
چہرہ دھوتے ہیں۔ تین دفعہ چہرہ دھوتے ہیں۔ یعنی جسم کے جو حصہ کھلے
ہوئے رہتے ہیں جو گرد و غبار سے آلود ہوسکتے ہیں وہ آپ ان کی صفائی کرتے
ہیں۔ سر بھی دھوتے ہیں۔ مسح جو ہے وہ ایک طرح سے دھونا ہی ہے۔ گردن
وہ بھی کھلی ہوتی ہے وہ بھی مٹی، گرد و غبار، پسینے کی بدبو ہوسکتی ہے۔

پیر کھلے رہتے ہیں، پیر بھی آپ دھوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ
کے دربار میں حضوری کی خواہش رکھتے ہیں تو پہلے اپنے آپ کو پاک صاف کرنا
ہوگا۔ پاک صاف ہونے کے بعد آپ اس ماحول میں داخل ہوجاتے ہیں جس ماحول
میں اللہ تعالیٰ کا ذہن غالب ہوتا ہے اور دنیا کا ذہن مغلوب ہوتا ہے۔ مسجد
میں آئے۔ وہاں تو پورا ہی ایک ماحول ہوتا ہے۔ گھر میں اگر آدمی نماز قائم
کرے تو وہاں بھی وہ مصلّٰی بچھائے گا، جگہ پاک صاف ہوگی، کوشش کرے گا
آدمی کہ ایسے گوشے میں نماز پڑھی جائے جہاں شور و غل نہ ہو۔ مطلب یہ کہ
انسان بہت بڑے بادشاہ کے دربار میں جانے کے لئے تیاری کرتا ہے۔ اور وہ دربار
میں پہنچ جاتا ہے۔ کھڑا ہوجاتا ہے ۔ کھڑا ہونے کے بعد سب سے پہلے جو وہ
جملہ ادا کرتا ہے ، اعلان کرتا ہے ، زبان سے پکارتا ہے وہ یہ ہے …اللہ اکبر!یعنی
وہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ میرے لئے اب کوئی ذات ایسی نہیں ہے کہ جس
کو میں بڑا مانتا ہوں۔ بڑی ذات صرف اور صرف اللہ کی ہے۔ اللہ اکبر ! اللہ
بڑا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب آپ نے ایک دفعہ یہ کہہ دیا ہے کہ اللہ
بڑا ہے۔ اور اس سے بڑا کوئی بھی نہیں ہے۔ آپ کو اگر کسی دوسری چیز کا
خیال آجائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے جو یہ کہا کہ اللہ بڑا ہے ، آپ اپنے
آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ جب آپ نے اللہ کو بڑا کہہ دیا اور کسی اور چیز کا
خیال آگیا تو بڑی تو وہ ہوگئی۔ اللہ اکبر … کہ اللہ بڑا ہے۔ اللہ بڑا ہے اور اللہ
بڑا کہنے کے بعد کسی اور بات کا خیال آگیا … بیوی کا خیال آگیا، بچے کا خیال
آگیا، والدین کا خیال آگیا یا اپنے سیٹھ کا خیال آگیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ
نے اللہ کی کبریائی کا حق پورا نہیں کیا۔ اللہ کو بڑا کہنے کا جو حق آپ کے اوپر
عائد ہوگیا آپ کے اعلان کے بعد آپ نے اس کو پورا نہیں کیا۔ اس کے بعد آپ ہاتھ
اٹھا لیتے ہیں۔ آپ نے سنا بھی ہوگا، دیکھا بھی ہوگا کہ ہاتھ اٹھانے کا مطلب یہ
ہے کہ میں نے اپنی شکست تسلیم کرلی۔ میں نے اپنے آپ کو تمہارے رحم و کرم
پر چھوڑدیا۔ مثلاً لڑائی میں جب شکست ہوتی ہے تو فوجی ہاتھ اٹھالیتے ہیں۔
تو جب فوجی ہاتھ اٹھالیتے ہیںتو دوسرا فوجی اس پر حملہ نہیں کرتا۔ اور اس
کو معاف کردیتا ہے۔ یعنی اس نے اپنی شکست تسلیم کرلی۔ باالفاظ دیگر اس
نے اس بات کو تسلیم کرلیا کہ میری حیثیت اب کچھ نہیں ہے۔ مجھے پکڑ لو، قید
کردو، میرے پیر میں رسّی ڈال دو۔ کچھ بھی کرلو میری اپنی کوئی حیثیت نہیں
ہے۔ تو پہلا اسٹیج تو یہ ہے کہ بندے نے اللہ اکبر کہہ کر زبانی اقرار کیاکہ اللہ
سے بڑا کوئی نہیں ہے۔ ہاتھ اٹھاکر اپنے آپ کو سرنڈر کردیا کہ میری کوئی
حیثیت نہیں ہے۔ یعنی آپ نے اس نے بندے نے اپنے آپ کی نفی کردی۔ اس کے بعد
وہ ہاتھ باندھ لیتا ہے۔ ہاتھ باندھنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ آپ نے کسی
ہستی کی حاکمیت کو تسلیم کرکے اپنے آپ کو محکوم بنادیا۔ ہاتھ باندھ کرے جو
آپ کا دل چاہے وہ کریں۔ ہاتھ باندھ کر آپ نے اپنی محکومیت کا اعلان کردیا کہ
اللہ تعالیٰ بس آپ ہی سب کچھ ہے۔ میری ہستی جو ہے وہ فنا ہے۔ کوئی
حیثیت ہی نہیں ہے۔ میں نے اپنے آپ کو سرنڈر کردیا ہے۔ عملاً ہاتھ اٹھاکر اپنی

شکست کا اعتراف کرلیا۔ عملاً ہاتھ باندھ کر اپنی محکومیت کا اعتراف کرلیا۔
اور قولاً زبان سے اللہ اکبر کہہ کر آپ کی بڑائی کا اقرار کرلیا۔ اس کے بعد ہم
سبحٰنک اللھم پڑھتے ہیں۔ سبحٰنکۃ اللھم کا مطلب بھی یہی ہے کہ آپ کی ذات
پاک ہے۔ آپ ہر شئے سے مبرا ہیں۔ غلطی سے، ہر شئے سے آپ مبرا ہیں۔ پاک
ہے آپ کی ذات۔ سبحٰنک اللھم ... آپ کی ذات پاک ہے۔ آپ کی سب تسبیحیں
بیان کرتے ہیں۔ آپ ہی سب سے بڑے ہیں۔ اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں
... لا الہ غیرک ... آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ یعنی اگر عبادت کسی کی
ہوسکتی ہے تو وہ صرف اور صرف آپ کی ۔ و لاالہ غیرکۃ ... آپ کے علاوہ
کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہاں بھی آپ نے اللہ کی بڑائی کا اقرار کیا ۔
اس کے بعد آپ الحمد شریف پڑھتے ہیں ۔ الحمد للہ رب العالمین ... پاکیزگی
بیان کرکے اللہ تعالیٰ کی ، بڑائی بیان کرکے ، اپنے آپ کو سرنڈر کرکے ، اپنے آپ
کو محکوم بناکر اب آپ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر کہتے ہیں الحمد للہ
رب العالمین ... سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ۔ آپ اس بات کا عملاً مظاہرہ
اس لئے کرتے ہیں کہ ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ سر آپ کا اللہ کے سامنے جھکا ہوا
ہے۔ ہر طرف سے آپ نے اپنا ذہن ہٹالیا ہے۔ اب زبان سے آپ کہتے ہیں الحمد
للہ رب العالمین ... سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ساتھ ہی تعریف کے ساتھ
ساتھ آپ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو
میرا، تمام مخلوقات کا ، پوری کائنات کا اور تمام عالمین کا رب ہے۔ تمام عالمین
کو پیدا کرتا ہے ۔ تمام عالمین کو روٹی کھلاتا ہے۔ تمام عالمین کو جوان کرتا ہے
اور تمام عالمین کی ضروریات کی کفالت کرتا ہے۔ رب العالمین ... رب کہتے
ہیں وسائل پیداکرنے والے انسان پیدا ہوتا ہے۔ اپنے ساتھ کوئی چیز لے کر نہیں
آتا۔ ہر چیز پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ ماں پہلے سے موجود ہے۔ دودھ پہلے سے
موجود ہے۔ زمین پہلے سے موجود ہے۔ ہوا پہلے سے موجود ہے۔ آکسیجن پہلے
سے موجود ہے۔ گیہوں پہلے سے موجود ہے۔ پھل فروٹ پہلے سے موجود ہے۔
چاند سورج پہلے سے موجود ہے۔ الحمد للہ رب العالمین ... سب تعریفیں اس
اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کے لئے وسائل فراہم کرکے ، پہلے سے اس کی
حفاظت کرتا ہے۔ یعنی کسی بچے کو پیدا ہونے کے بعد اپنے لئے زمین بنانی نہیں
پڑتی ہے۔ کسی بچے کو پیدا ہونے کے بعد اپنے لئے ہوا بنانی نہیں پڑتی ہے۔ کسی
بچے کو پیدا ہونے کے بعد اپنے لئے ماں کے سینے میں دودھ نہیں ڈالنا پڑتا۔ وہ اللہ
کی طرف سے ہوتا ہے۔ کسی بچے کو پیدا ہونے کے بعد چاند سورج کی دھوپ
بنانی نہیں پڑتی ہے۔ نہ وہ بناسکتا ہے۔ یعنی پیدائش سے پہلے وسائل پیدا کرنے
والا اللہ جس کے لئے سب تعریفیں ختم ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین ...سب
تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کو وسائل فراہم کرکے عالمین کو زندہ
کرتا ہے۔ الرحمٰن الرحیم ... اور وہ جو رب ہے ۔ جو مخلوق کے لئے وسائل پیدا
کرتا ہے ، جو وسائل فراہم کرتا ہے ۔ وہ غصے والا نہیں ہے۔ مواخذہ کرنے والا
نہیں ہے۔ اس کے ہاں سوائے رحم کے کچھ نہیں ہے۔ الرحمٰن الرحیم ... وہ تو

رحم ہی کرتا ہے۔ پیدائش کے بعد زمین کا ہونا، ہوا کا ہونا، ضروریات زندگی
کی فراہمی پر جب آدمی غور کرتا ہے تو اس کو سوائے رحمت کے آپ دوسرا نام
نہیں دے سکتے۔ اس کی بارگاہ میں کوئی سورت پڑھ کے کوئی قرآن شریف کی
کوئی سورت پڑھتے ہیں پھر آپ پھر اللہ اکبر کہتے ہیں۔ آپ کہتے یہ ہیں کہ
جس اللہ کی میں نے تعریف بیان کی قولاً اور عملاً میں پھر اس بات کا اعادہ کرتا
ہوں کہ وہی اللہ بڑا ہے۔ میں نے جو کچھ کہا وہ غلط نہیں کہا۔ میں نے کوئی
ایسی بات نہیں کی جس سے میں مکر جاؤں۔ میں مکر ہی نہیں سکتا۔ پھر آپ
اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اللہ اکبر کہہ کر آپ جھک جاتے ہیں۔ یعنی آپ کہنا یہ
چاہتے ہیں کہ اے اللہ! میں نے تیری تعریف بیان کی ہے تو نے مجھے اس بات کی
توفیق دی کہ اپنے سامنے کھڑا کیا، اپنے دربار میں بلایا۔ اب میں اس کا پھر شکر
ادا کرتا ہوں۔ اور آپ جھک جاتے ہیں ۔ سبحٰن ربی العظیم ... سبحٰن ربی العظیم
۔ وہاں پھر آپ یہی بات کہتے ہیں پاک ہے میرا رب ، پاک ہے میرا رب جو بڑائی
والا ہے۔ سب سے بڑا ہے ۔ اس کا آپ اعادہ کرتے ہیں ۔ تین دفعہ کہیں، نو
دفعہ کہیں، گیارہ دفعہ کہیں۔ مقصد یہ ہے کہ آپ نے عملاً اور قولاً جو عمل کیا
اس کا آپ دوبارہ اعادہ کرتے ہیں اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور اس وقت بھی
یہی ہے کہ آپ پاکی بیان کررہے ہیں، اللہ کی عظمت بیان کررہے ہیں۔ اللہ کی
بڑائی بیان کر رہے ہیں۔ اور پھر آپ کھڑے ہوجاتے ہیں۔ کھڑے ہوکر پھر آپ کہتے
ہیں ... سمع اللہ لمن حمدہ ... اللہ ہی سنتا ہے۔ اللہ ہی کی سب تعریفیں
ہیں۔ اور پھر آپ اللہ اکبر کہہ کر سجود میں چلے جاتے ہیں۔ سجدے کا مطلب
یہ ہے کہ اب انسان نے اپنی نفی اس طرح کردی کہ وہ.........ہ سجدے میں جانے
کا مطلب یہ ہے کہ اب آپ نے اندر کوئی انا ، کوئی کبر، کوئی غرور، کوئی تکبر،
کوئی بڑائی

......recording is not good one minute ....۔

جب ہم اللہ اکبر کہہ دیتے ہیں تو اللہ اکبر کہنے کے بعد ہمیں اللہ کے علاوہ
دوسری شئے کا خیال کیوں آتا ہے؟

Recording is not good